© rasailojaraid.com

محسن احرار حضرت سید عطاء المحسن بخاریؒ

عید کی حقیقی خوشیاں

خوشی کے دن، خوشی کی راتیں لوٹ لوٹ کر آتی ہیں، دلوں کو لبھاتی ہیں، اسی کا نام عید ہے اور اس عید کو سویوں والی عید بھی کہتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اس دن فرشتوں کے سردار اپنے لاؤ لشکر سمیت ملکوتی صفات سے مرصع زمین کو زینت بخشتے ہیں اور اس کی رونقوں میں ہزاروں گنا اضافہ کرتے ہیں۔ چوراہوں، موڑوں اور راستوں پر چلنے والے روزہ داروں، قرآن خوانی کرنے والوں، رمضان کی مقدس راتوں کو جاگنے والوں، تہجدؔ کی قرب الٰہی کی ساعتوں میں اپنے اور امت کیلئے بخشش مانگنے والوں پر مبارک باد کے ڈونگرے برساتے ہیں۔ اللہ کی رضا، مغفرت، رحمت، آگ سے آزادی کا مژدۂ جانفزا سناتے ہیں، ایسے لوگوں کو اجر آخرت کے بے مثال تحفے کی بشارت دیتے ہیں۔ لیلۃ القدر کی تلاش میں فکرمند رہنے والوں کو ابدی راحتوں کا سندیسہ دیتے ہیں۔ یہ سندیسہ ایسے خوش بخت لوگوں کو ملتا ہے، اطاعت واتباع جن کے خون میں شامل ہو جاتی ہے، بندگی جنہیں راس آجاتی ہے، خواہشیں، لذتیں اور شہوتیں دفن کرنے کا سلیقہ جن کی خو بن جاتا ہے۔

کوئی لبرل، کوئی سیکولر، کوئی فری تھنکر اور آوارہ خرام یہ مقام ومرتبہ حاصل نہیں کر سکتا...... جب تک یہ جسمانی زندگی، یہ دنیاء فانی، یہ عارضی حیات ہے تو اس کی بہاریں رنگ بکھیرتی رہیں گی، اس کے حسین رنگ خوبصورتی میں اضافہ کرتے رہیں گے، حیات تازہ کا پیغام دیتے رہیں گے۔ خوشی، اچھا لباس پہننے، اچھی خوراک کھانے، اچھے مکان میں رہنے کا نام نہیں۔ گانے بجانے، ناچنے اچھل کود اور آوارگی، مست خرامی، گھوما گھامی کا نام نہیں۔ یہ تو کفار ومشرکین کی علامتیں ہیں۔ یہ ان کی ثقافت ہے، کافروں کا کلچر ہے، مشرکین کی سولائزیشن ہے۔ مسلمانوں کی تہذیب وثقافت دنیا بھر کی قوموں سے منفرد ہے، ممتاز ہے۔ نبی کریم ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو اہل مدینہ کی اچھل کود دیکھ کے فرمایا: ''یہ کیا ہے''؟ مدینہ والوں نے عرض کیا کہ یہ ہماری عید ہے اور یہ خوشیوں کا حاصل ہے۔ اللہ کے عظیم الشان نبیؐ نے فرمایا: ''ہمیں اللہ نے اس سے بہتر عید عطا فرمائی ہے، جس میں عباداتی غلبہ بھی ہے اور فرحت وانبساط بھی ہے''۔ دین کا کمال ہی یہ ہے کہ دین نے ہمیں زندگی کی تمام جائز لذتوں، فرحتوں، راحتوں اور خوشیوں سے لطف اٹھانے کا مکمل حق دیا ہے۔ حیوانیت کا بت لذتیت پاش پاش کیا ہے۔ کفار ومشرکین جیسی سولائزیشن اور طرز زندگی پر پابندیاں عائد کی ہیں۔ انہیں پابندیوں کی اطاعت وقبولیت ہی عبادت ہے۔ خوش نصیب ہے وہ شخص، سعادت مند ہے وہ معاشرہ، جو اپنی خوشیوں کو بھی عباداتی اداؤں سے مزین کرتا ہے۔ اللہ سے تعلق نہیں توڑتا، شیطانی اعمال میں غوطہ زن نہیں ہوتا بلکہ اللہ رحمٰن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ورحیم کو خوش کرتا ہے۔شیطان کی خوشیوں کو دوبالا نہیں کرتا، نافرمانیوں کے گندے جوہڑ میں ڈبکیاں نہیں کھاتا، لوگوں کو دعوت گناہ نہیں دیتا، گناہ کے کاموں پر مال خرچ کر کے شیطان کا بھائی نہیں بنتا۔ اللہ پاک نے ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی کہا ہے۔ یہ شیطان کے بھائی ہی تو ہیں جو پورے ملک میں شیطانی صفتوں کو پھیلانے میں مشغول ہیں۔ لوگوں کی ناموس لوٹتے ہیں، ان کی عزت و آبرو نوچتے ہیں، انسانی جانوں کو بھنبھوڑتے ہیں اور اپنی ابلیسی خواہشات کی تکمیل کیلئے عصمتیں تارتار کرتے ہیں۔ ہمارے ملک کا بہت بڑا حادثہ یہ ہے کہ ایسے موذی ہی اقتدار کے حاشیہ نشین بھی ہوتے ہیں، ایسے افراد ہی ترقیوں کی منزلیں بھی طے کرتے ہیں، سرکاری خزانے پر شیخی مارتے ہیں اور نبوی اقدار کا خون کرتے ہیں، معاشرے میں فساد پیدا کرتے ہیں۔ ایسے خبیث و بدخصلت لوگوں سے اللہ اپنی پناہ میں رکھے (آمین) اس ملک کو ان کے ناپاک سائے سے بچائے۔ پاکستان، پاک تبھی ہوگا، جب ایسے ناپاک، ناہنجار و ناہموار وطن کی بھینٹ چڑھا دیئے جائیں گے۔

عید کے دن ایک اہم کام یہ ہے کہ ہم اپنے بے سروسامان بھائیوں، بے حیثیت ہم وطنوں کو بھی خوشیاں مہیا کریں۔ ان کو راحتوں سے آشنا کریں، ان کے غم و اندوہ کو مسرتوں سے روشناس کریں، ان کے دل کو کیف و سرور کی دھڑکنیں عطا کریں، ان پر رحم کریں تاکہ عرش بریں سے ہم پر رحمتیں چھم چھم برسیں۔ تو پھر ہماری عید انسانی و روحانی ناطے سے بہت بڑی عید ہے۔ خوشیوں بھری عید، پر بہار عید ہے۔ ایسی عید منانے والوں کو بجا طور پر کہا جا سکتا ہے۔

زندگی کی بہار تم دیکھو
عیش لیل و نہار تم دیکھو
ایک ہی عید پر کیا موقوف
ایسی عیدیں ہزار تم دیکھو

نبی کریم رحمت اللعالمین ﷺ کی حیات طیبہ کا ایک یادگار واقعہ معاشرے کیلئے قانون کی حیثیت رکھتا ہے کہ عید کے دن آپ راستے سے گزر رہے تھے کہ ایک بچہ روتا دیکھا، فرمایا: ''بیٹا! کیوں روتے ہو''؟ بچے نے عرض کیا: ''میرا باپ نہیں ہے''۔ آپ ﷺ نے اس بچے کو اٹھایا اور اپنے کندھے پر سوار کر لیا اور فرمایا: ''مت رو کہ میں تیرا باپ ہوں'' سبحان اللہ! آج ایسا کیوں نہیں ہوتا؟ کوئی مولوی، کوئی پیر، کوئی سرمایہ دار، کوئی مل مالک، کوئی زمیندار، کوئی سیدزادہ، اس سنت کو، اس معاشرتی قانون کو، رحمت للعالمین ﷺ کی اس ادائے سرسبد کو عمل میں کیوں نہیں بساتا؟ جو شخص معاشرے میں یہ حسن پیدا کرے گا، اسی کی آخرت حسین و جمیل اور پرنور ہوگی، وہ شخص حشر کے دن نبی کریم رحمتِ کائنات ﷺ کے سایۂ رحمت میں ہوگا۔ اے کاش ہم سب اس حقیقی خوشی کو حاصل کر سکیں۔

© rasailojaraid.com